آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور غلبۂ حق سے متعلق بعض اہم امور

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ ؍اگست بمقام مسجد فضل لندن)

(خلاصہ خطبہ)

تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات تلاوت کیں:-

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ○ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ۚۖ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ○ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۚ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِی انْتِقَامٍ (الزمر: ۳۴ تا ۳۸)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات کی نہایت لطیف تفسیر کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت اور غلبۂ حق سے متعلق بعض نہایت اہم امور ذہن نشین کرائے گئے ہیں جو علی الترتیب یہ ہیں۔

(۱) جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے سچی تعلیم لائے اور وہ شخص جو ایسی تعلیم کی تصدیق کرے ایسے لوگ متقی ہونے کے باعث خدا تعالیٰ کی پناہ میں ہوتے ہیں۔

(۲) ایسے لوگ جو کچھ چاہیں گے انہیں وہ سب کچھ اپنے رب کی جناب سے ملے گا اور وہ چاہیں گے یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے برے پہلوؤں کو ڈھانک دے اور ان کا بدلہ بھی ان کے اعمال میں سے جو سب سے اچھے اعمال ہوں ان کے مطابق انہیں دے چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے چھوٹے سے چھوٹے عمل کی جزا بھی ان کے سب سے بڑے اور سب سے اچھے عمل کی جزا کے مطابق دے گا۔

(۳) ظاہر ہے ایسا رحمٰن ورحیم اور ارحم الراحمین خدا جو سب دینے والوں سے بڑھ کر دینے والا ہے اپنے بندوں کے لئے کافی ہے۔ اسلئے انہیں ہر طرف سے منہ موڑ کر اسی پر توکل کرنا چاہئے اور صحیح معنوں میں اُسی کا ہو کر رہنا چاہیئے۔

(۴) باقی رہے خدا تعالیٰ کے علاوہ دوسرے وجود جن سے بالعموم ڈرایا اور جن کا خوف دلایا جاتا ہے ان کا حلقۂ اقتدار بہت محدود اور عارضی ہے۔ ان سے کوئی توقع رکھنا اور ان پر بھروسہ کرنا محض بے کار ہے، خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں انہیں کوئی قدرت اور طاقت حاصل نہیں ہے تھوڑا بہت اقتدار رکھنے کے باوجود وہ خود محتاج ہیں، وہ کسی کو کیا دے سکتے اور کسی کی کیا مدد کر سکتے ہیں، اجر بے حساب کا دینے والا صرف خدا ہے جو ہر شے کا خالق و مالک اور قادر مطلق ہے۔

(۵) جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ قرار دے دنیا کی کوئی طاقت یا فتویٰ اسے ہدایت یافتہ نہیں بنا سکتا۔ اسی طرح جو خدا کی نگاہ میں ہدایت یافتہ ہے دنیا کی کوئی طاقت یا کوئی فتویٰ اسے ہدایت سے محروم نہیں کر سکتا اور نہ دنیا کی کوئی طاقت یا فتویٰ ایسے ہدایت یافتہ کو افضال و انعامات کا وارث بنانے سے خدا تعالیٰ کو باز رکھ سکتا ہے۔ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت کی بھی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کو اس بات سے روک دے کہ وہ اپنے ہدایت یافتہ بندوں سے پیار نہ کرے اور انہیں اپنے افضال و انعامات کا مورد نہ بنائے۔

(۶) اللہ تعالیٰ غالب ہے اور بدلہ لینے پر قادر ہے۔ اس لئے وہ اپنے ہدایت یافتہ حقیقی بندوں کو اپنی تائید و نصرت کا مورد بنا کر ان کے ذریعہ حق کو غلبہ عطا کرتا ہے۔ برخلاف اس کے وہ اطاعت سے نکلنے والوں، نافرمانوں اور ظلم کو اپنا شیوہ بنانے والوں پر اپنا قہر نازل کرتا ہے۔

غلبہ حق سے متعلق ان امور کو بعض نہایت لطیف اور عام فہم مثالوں سے واضح فرمانے کے بعد حضور نے بتایا کہ ان آیات میں جس سچی تعلیم اور اس کو لانے والے وجودِ باجود کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے مراد قرآن مجید کی سچی اور تاابد قائم رہنے والی ہر لحاظ سے کامل ومکمل تعلیم ہے اور ظاہر ہے کہ اس کو لانے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور جہاں تک اس کامل ومکمل اور تاقیامت قائم و دائم رہنے والی تعلیم کی تصدیق کا تعلق ہے تو اس سے مراد محض زبانی تصدیق ہی نہیں ہے بلکہ عربی لغت اور قرآنی محاورہ کی رُو سے تصدیق کے معنے اس تعلیم پر صدق دل سے مخلصانہ عمل کرنے کے بھی ہیں۔ اس میں زبانی تصدیق اور عملی تصدیق دونوں شامل ہیں۔ چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آخری زمانہ میں احیاء وغلبۂ اسلام کی غرض سے مہدی علیہ السلام کے مبعوث ہونے کی بشارت دی تو اس میں آپ نے یہی بتایا تھا کہ آنے والا مہدی قرآنی تعلیم کی دلائل وبراہین کے ذریعہ زبان سے ہی تصدیق نہیں کرے گا بلکہ اپنے عمل اور اس عمل کے نتیجہ کے طور پر معرض وجود میں آنے والے اپنے رفیع الشان مقام کے ذریعہ بھی اس کی صداقت کو دنیا پر آشکار کر دکھائے گا۔

اس موقع پر حضور ایدہ اللہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پرمعارف تحریرات پڑھ کر سنائیں اور اس طرح ثابت فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک طرف تو قرآنی تعلیم کی صداقت اور اس کی لازوال عظمت وفضیلت کو نہایت محکم دلائل کے ساتھ دنیا پر آشکار فرمایا اور دوسری طرف اس بے مثال ولازوال تعلیم کی عملی تصدیق کے طور پر دنیا کے سامنے اپنے وجود کو پیش کیا کیونکہ آپ قرآن مجید کی تعلیم پر کما حقہٗ عمل پیرا ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع میں اپنے اوپر فنا وارد کرنے کے نتیجہ میں ہی تعلق باللہ کے نہایت بلند مقام پر فائز کئے گئے تھے اور اس طرح آپ کے وجود نے اسلام کی صداقت وحقانیت کے زندہ اور درخشندہ وتابندہ ثبوت کی حیثیت حاصل کر لی تھی۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبعین کی حیثیت سے بنی نوع انسان کے دلوں کو جیتنا اور انہیں اسلام کا وِلا وشیدا بنانا ہے تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اس کی ایک ہی صورت ہے کہ ہم

اسلام کی محض زبان سے ہی تصدیق کرنے والے نہ ہوں بلکہ اپنے عمل سے بھی اس کی تصدیق کرنے والے بنیں یعنی ہم اپنے وجودوں اور اپنی زندگیوں میں اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کرنے والے ہوں۔ بحیثیت احمدی یہ ہے ہمارا مقام۔ ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے اس مقام کو پہچانے اور اس پر پورا اترنے کی کوشش کرے تا اسلام جلد از جلد دنیا میں غالب آئے اور حضرت مہدی علیہ السلام کی بعثت کی غرض بہ تمام و کمال پوری ہو۔

اس پر معارف خطبہ کے بعد حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم امام صاحب مسجد فضل لندن نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ چونکہ حضور کے گھٹنوں میں متعد بہ افاقہ کے باوجود معمولی سی سختی ابھی باقی ہے اس لئے حضور نے کرسی پر بیٹھ کر نمازیں ادا کیں۔

(روزنامہ الفضل ۲۵؍اگست ۱۹۷۵ء صفحہ ۲، ۶)

۞۞۞